بسم اللہ الرحمن الرحیم (دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد ؐ کا

اِنَّ اللّٰہَ قَد صَحَّح کَلّ وَقتٍ مسیْحَہٗ

البدر

لَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّۃ

ضوابط
(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہے +
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہین دیا جائیگا +
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہونا ورنہ جواب مین دیر ہوگی +

قیمت
ہندوستان مین سالانہ ... روپے
خاص قادیان ...
نمونہ کا پرچہ خریداروں کو مفت روانہ ہوتا ہے

ہانگ آئی پہاڑ قادیان بینی

دوا پی شفا یافی غرض دار الامان بینی

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

جلد ۲

خریدارون کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرار اور قیام کا مدار توسیع اشاعت اور اڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتداءً سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہون بلکہ اس کی اشاعت مین ہر لاڑ کوشش کو کام مین لاکر کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیویں۔ اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے۔ لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے - مینجر

... اس کی بروقت اشاعت بجہت تکمیل ... اور مطلوبہ تعداد ...

حضرة مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفٰے ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دارِ دنیا بگذریم

آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست اوخیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زوشدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جانِ ما ست
ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسلِ رب العباد
آن ہمہ از حضرتِ احدیت ست
منکرِ آن مستحق لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اندر راست
منکرِ آن موردِ لعنِ خداست
معجزاتِ انبیاءِ سابقین ...
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرة مسیح موعود ؑ بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +
اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۳ بار
آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ربِ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہٗ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین - پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہین +

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت اُن کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ؐ کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد ...

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا +

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرة امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ و ... دسمبر ... تک اسی چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر ... پورے ... کیا تھا اس چہاردہم سال کی یادگار مین ... کہ آپکی فتح و نصرة کا زمانہ ... قادیان سے طلوع ہوا -

ملفوظات حضرۃ مسیح آخر الزمان

ایمان کی تعریف اور آیات محکمات اور متشابہات کی لطیف اور برمحل تفسیر

گذشتہ اشاعت سے آگے دیکھو صفحہ ۳

یہ بات نہایت کارآمد اور یاد رکھنے کے لائق تھی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مامور ہو کر آتے ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی یا محدث اور مجدد ان کی نسبت جو پہلی کتابوں میں یا رسولوں کی معرفت پیشگوئیاں کیجاتی ہیں ان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ علامات جو ظاہری طور پر وقوع میں آتی ہیں اور ایک متشابہات جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ پس جن کے دلوں میں زیغ اور کجی ہوتی ہے وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں اور طالب صادق بینات اور محکمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہود اور عیسائیوں کو یہ امر [illegible] چکے ہیں۔ پس مسلمانوں کے اولی الابصار کو چاہئے کہ ان سے عبرت پکڑیں اور صرف متشابہات پر نظر رکھکر تکذیب میں جلدی نہ کریں اور جو باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کھل جائیں ان سے اپنی ہدایات کے لئے فائدہ اٹھاویں یہ تو ظاہر ہے کہ شک یقین کو رفع نہیں کر سکتا۔ پس پیشگوئیوں کا وہ دوسرا حصہ جو ظاہری طور پر ابھی پورا نہیں ہوا وہ ایک امر شکی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ایلیا کے دوبارہ آنے کی طرح وہ حصہ استعارات یا مجازات کے رنگ میں پورا ہو گیا ہو مگر انتظار کرنیوالا اس غلطی میں پڑا ہو کہ وہ ظاہری طور پر کسی دن پورا ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض احادیث کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں کیونکہ احادیث کے الفاظ وحی متلو کی طرح نہیں اور اکثر احادیث احاد کا مجموعہ ہیں اعتقادی امر تو الگ بات ہے جو چاہو اعتقاد رکھو مگر واقعی اور حقیقی فیصلہ یہی ہے کہ احاد میں عند العقل امکان تغیر الفاظ ہے چنانچہ ایک ہی حدیث جو مختلف طریقوں اور مختلف راویوں سے پہونچتی ہے اکثر ان کے الفاظ اور ترتیب میں بہت سا فرق ہوتا ہے حالانکہ ایک ہی وقت میں ایک ہی منہ سے نکلی ہے۔ پس صاف سمجھ آتا ہے کہ چونکہ اکثر راویوں کے الفاظ اور طرز بیان جدا جدا ہوتے ہیں اس لئے اختلاف پڑ جاتا ہے اور نیز پیشگوئیوں کے متشابہات کے حصہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض واقعات پیشگوئیوں کے جنکا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اور شخص کے واسطے سے ظاہر ہوں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپکے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے اور آنجناب نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لئے عالم وحی میں حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ دھوکہ کھانے والے اسی مقام پر دھوکہ کھاتے ہیں کہ وہ اپنی بدقسمتی سے پیشگوئی کے ہر ایک حصہ کی نسبت یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ظاہری طور پر ضرور پورا ہوگا اور پھر جب وقت آتا ہے اور کوئی مامور من اللہ آتا ہے تو جو جو علامتیں اس کے صدق کی نسبت ظاہر ہو جاتی ہیں ان کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور جو علامتیں ظاہری صورت میں پوری نہ ہوں یا ابھی ان کا وقت نہ آیا ہو ان کو بار بار پیش کرتے ہیں۔ ہلاک شدہ امتیں جنہوں نے سچے نبیوں کو نہیں مانا ان کی ہلاکت کا اصل موجب یہی تھا اپنے زعم میں تو وہ لوگ اپنے تئیں بڑے ہوشیار جانتے رہے ہیں مگر ان کے اس طریق نے قبول حق سے ان کو بے نصیب رکھا۔

یہ عجیب ہے کہ پیشگوئیوں کی نافہمی کے بارے میں جو کچھ پہلے زمانہ میں یہود اور نصاریٰ سے وقوع میں آیا اور انہوں نے سچوں کو قبول نہ کیا۔ ایسا ہی میری قوم مسلمانوں نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ یہ تو ضروری تھا کہ قدیم سنت اللہ کے موافق وہ پیشگوئیاں جو مسیح موعود کے بارے میں کی گئیں وہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتیں ایک حصہ بینات کا جو اپنی ظاہر صورت پر واقع ہونے والا تھا اور ایک حصہ متشابہات کا جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں تھا۔ لیکن افسوس کہ اس قوم نے بھی پہلے خطاکار لوگوں کے قدم پر قدم مارا اور متشابہات پر اڑ کر ان پیشگوئیوں کو رد کر دیا جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئی تھیں۔ حالانکہ شرط تقویٰ یہ تھی کہ پہلی قوموں کی ابتلاؤں کو یاد کر کے متشابہات پر زور نہ مارتے اور بینات سے یعنے ان باتوں اور ان علامتوں سے جو روز روشن کی طرح کھل گئی تھیں فائدہ اٹھاتے مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں پیش کی جاتی ہیں جن کے اکثر حصے نہایت صفائی سے پورے ہو چکے ہیں تو نہایت لاپروائی سے ان سے منہ پھیر لیتے ہیں اور پیشگوئیوں کی بعض باتیں جو استعارات کے رنگ میں تھیں پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حصہ پیشگوئیوں کا کیوں ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا۔ اور یاد رہے ہم جب پہلے مکذبوں کا ذکر کریں جنہوں نے بعینہ ان لوگوں کی طرح واقع شدہ علامتوں پر نظر نہ کی اور متشابہات کا حصہ جو پیشگوئیوں میں تھا اور استعارات کے رنگ میں تھا اسکو دیکھکر کہ وہ ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا نبی کو قبول نہ کیا۔ تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم ان کے زمانہ میں ہوتے تو ایسا نہ کرتے۔ حالانکہ اب یہ لوگ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ان پہلے مکذبوں نے کیا۔ جن ثابت شدہ علامتوں اور نشانوں سے قبول کرنے کی روشنی پیدا ہو سکتی ہے ان کو قبول نہیں کرتے اور جو استعارات اور مجازات اور متشابہات ہیں ان کو ہاتھ میں لئے ہوئے پھرتے ہیں اور عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ باتیں پوری نہیں ہوئیں حالانکہ سنت اللہ کی تعلیم کے موافق ضرور تھا کہ وہ باتیں اس طرح پوری نہ ہوتیں جس طرح ان کا خیال ہے یعنے ظاہری اور جسمانی صورت پر بیشک ایک حصہ ظاہری طور پر اور ایک حصہ مخفی طور پر پورا ہو گیا لیکن اس زمانہ کے متعصب لوگوں کے دلوں نے نہیں چاہا کہ قبول کریں وہ تو ہر ایک ثبوت کو دیکھکر منہ پھیر لیتے ہیں وہ خدا کے نشانوں کو انسان کی مکاری خیال کرتے ہیں۔ جب خدا کے تائیدی نشانوں [illegible] کو سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انسان کا افترا ہے مگر اس بات کا جواب نہیں دے سکتے کہ کیا کبھی خدا پر افترا کرنے والے کو مفتریات کے پھیلانے کے لئے وہ مہلت ملی جو اس ملہم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی؟ کیا خدا نے نہیں کہا کہ الہام کا افترا کے طور پر دعوے کرنے والے ہلاک کئے جائیں گے اور خدا پر جھوٹ بولنے والے پکڑے جائیں گے؟ یہ تو توریت میں بھی ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائیگا؟ اور انجیل میں بھی ہے کہ جھوٹا جلد تباہ ہوگا اور اس کی جماعت متفرق ہو جائے گی۔ کیا کوئی ایک نظیر بھی ہے کہ جھوٹے ملہم نے جو خدا پر افترا کرنیوالا تھا ایام افترا میں وہ عمر پائی جو اس عاجز کو ایام دعوت الہام میں ملی؟ بھلا اگر کوئی نظیر ہے تو پیش تو کرو۔ میں نہایت پر زور دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا کی ابتدا سے آج تک ایک نظیر بھی نہیں ملے گی پس کیا کوئی ایسا ہے کہ اس محکم اور قطعی دلیل سے فائدہ اٹھاوے اور خدا تعالیٰ سے ڈرے؟ میں نہیں کہتا کہ بت پرست عمر نہیں پاتے یا دہریہ یا انا الحق کہنے والے جلد پکڑے جاتے ہیں کیونکہ ان غلطیوں اور ضلالتوں کی سزا دینے کے لئے دوسرا عالم ہے لیکن میں یہ

کہتا ہوں کہ جو شخص خدا تعالیٰ پر الہام کا افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ الہام مجھ کو ہوا حالانکہ جانتا ہے کہ وہ الہام اس کو نہیں ہوا وہ جلد پکڑا جاتا ہے اور اس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہیں قرآن اور انجیل اور توریت نے یہی گواہی دی ہے۔ عقل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ اور اس کے مخالف کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا اور نہیں دکھلا سکتا کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعوے کرنے والا پچیس برس تک یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا۔ اور جھوٹے طور پر خدا کا مقرب اور خدا کا مامور اور خدا کا فرستادہ اپنا نام رکھا۔ اور اس کی تائید میں سالہائے دراز تک اپنی طرف سے الہامات تراش کر مشہور کرتا رہا اور پھر وہ باوجود ان مجرمانہ حرکات کے پکڑا نہ گیا۔ کیا امید کیجاتی ہے۔ کہ کوئی ہمارا مخالف اس سوال کا جواب دسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ان کے دل جانتے ہیں کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہیں مگر پھر بھی انکار سے باز نہیں آتے بلکہ بہت سے دلائل سے اُن پر حجت وارد ہو گئی مگر وہ خواب غفلت میں سو رہے ہیں ٭

۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

الہام | انی مع الرحمٰن (میں خدا کی بارڑ ہوں) - فرمایا یہ خطاب میری طرف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعدا طرح طرح کے منصوبے کرتے ہوویں گے ایک شعر بھی اس مضمون کا ہے۔

اے آنکہ سوئی من بدویدی بصد تبر
از باغبان بترس کہ من شاخ مثمرم

بعث بعد الموت اور امور خوارق عادت | حضرت مولانا نورالدین صاحب نے خدمت والا میں عرض کی کہ عزیر کے قصہ کی بابت ایک دفعہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ واقعہ بعث بعد الموت میں انہوں نے دیکھا۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد ایک بعث ہوتا ہے جیسے کہ حدیث میں ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ خدا سے بہت ڈرتا تھا لیکن خدا کی قدرتوں کا اُسے علم نہ تھا تو اس نے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری خاک کو دریا میں ڈالدینا (تاکہ میرے اجزاء ایسے منتشر ہوجاویں کہ پھر جمع نہ ہو سکیں۔) جب وہ مرگیا تو اس کے ورثا نے ایسا ہی کیا لیکن خدا نے اُسے عالم برزخ میں پھر زندہ کیا اور پوچھا کہ کیا تو اس بات کو نہ جانتا تھا کہ ہم تیرے اجزاء کو ہر ایک مقام سے جمع کر سکتے ہیں اور تجھے ہماری قدرتوں کا علم نہ تھا اس نے بیان کیا کہ چونکہ مجھے اپنے گناہوں کی سزا کا خوف تھا اس لئے میں نے یہ تجویز کی تھی آخر اس خوف کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے اُسے بخشدیا تو یہ بھی ایک قسم کی بعثت ہے جو کہ قبل قیامت ہوتی ہے اسی خیال پر میں نے کہا ہوگا۔ مرنے کے بعد ایک ایسی حالت میں بھی انسان پڑتا ہے کہ اسے اپنے وجود کی خبر نہیں ہوتی یہ ایک نوم کی قسم سے ہوتی ہے مولوی عبداللطیف صاحب کے لئے جو شہادت سے اول یہ کہا تھا کہ ۶ دن بعد زندہ ہوجاؤنگا۔ اس کے معنے بھی یہ ہو سکتے ہیں کہ ۶ دن کے بعد میری بعثت ہوگی یہ ہمارا ایمان ہے۔

(عزیر کا قصہ درمیان میں رہ گیا اور اس کی بعثت کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا)

فرمایا کہ اسیطرح ہم ہر ایک خارق عادۃ امر پر ایمان لاتے ہیں اور اس امر کی ضرورت نہیں کہ اس کی تفصیل بھی معلوم ہو بعض وقت ایک آواز آتی ہے لیکن کوئی کلام کرنے والا معلوم نہیں ہوتا اس وقت حیرانی ہوتی ہے تو اس وقت کیا کیا جاوے آخر ایمان لانا پڑتا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ ایسے امور میں اکثر **انسان کو عرفان سے پھر ایمان کی طرف عود کرنا پڑتا ہے۔**

حال میں ایک اخبار میں دیکھا گیا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک ایسی ہانڈی کا پکا ہوا سالن کھایا ہے جو کہ میری پیدائش سے ۳۰ برس پیشتر کی پکی ہوئی تھی جب انسان ہوا وغیرہ سے محفوظ رکھکر ایک شے کو اس قدر عرصہ دراز سے محفوظ رکھ سکتا ہے تو اگر خدا رکھے تو کیا بعید ہے۔

اگر یہ لوگ خوارق عادت کی جزئیات پر اعتراض کرتے ہیں تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تو شاید ۳۰۰۰ معجزات ہوں گے ہم ان کے ایسے لاکھوں خوارق عادت پیش کر سکتے اعتراض کرتے ہیں اُن کا کیا جواب دیں گے ہم تو ان باتوں کو ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی قدرت کے تصرفات دیکھتے ہیں یہ کہاں تک اعتراض کریں گے **خدا شناسی کا مزا یہی ہے کہ ہر ایک قسم کی قدرت کا جلوہ نظر آوے** ٭

آریوں کا خدا اور ان کی معذرت | آریوں کے خدا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کہ کسی کے ہاتھ میں ہڈی ہوتی ہے خدا کی قدرتوں پر ان کو ایمان نہیں ہے اور جب یہ نہ ہوا تو پھر اس سے نہ خوف ہوا نہ طمع نہ محبت نہ عبادت۔ ان کے لئے یہ جواب کافی ہے کہ جیسے ایک اندھے آدمی کے نزدیک ہر ایک رویت قابل اعتراض ہوتی ہے ویسے ہی وہ بھی ان باتوں کے محسوس کرنے سے معذور ہیں کیونکہ ہر ایک شئے کی حس الگ الگ ہے جیسے آنکھ کی حس ہے تو اس سے کان کوئی فائدہ نہیں پا سکتا اور ناک کی حس کو آنکھ نہیں شناخت کر سکتی ایسے ہی ایک انسان جو کہ اعلیٰ قسم کے قوے لیکر آیا ہے اور اسے امور ماوراء العقل کو محسوس کرنے کی قوت دی گئی ہے تو جو وہ دیکھتا ہے اگر دوسرے نہ دیکھیں تو سوائے اعتراض کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ آریوں کی مشابہت اس شخص سے ہو سکتی ہے جس کی ایک آنکھ یا کان نہ ہو اور وہ دوسرے کی آنکھ کان دیکھکر اعتراض کرے وہ لوگ ان باتوں سے محروم ہیں اس لئے اعتراض کرتے ہیں۔

اسپر مولانا نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور (سنکا ہیں) اس طرف بھی گئے ہیں کہ خدا کی صوت آواز حروف کوئی نہیں اور اسی لئے انہوں نے الہام کو اسباب عقل سے نہیں مانا فیج اعوج زمانہ تھا اس لئے لوگ محجوب رہے ٭

۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

ظہر کے وقت حکیم آل محمد صاحب تشریف لائے اور حضرت اقدس علیہ السلام سے نیاز حاصل کیا اور عرض کی کہ امروہہ میں میرا یہی کام رہا ہے کہ اس سلسلہ الٰہی کی تبلیغ کروں اور اسی خدمت میں میری جان نکل جاوے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس سے بڑھکر اور کیا دینی خدمت ہوگی مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چھوڑنا ضرور ہی ہے مگر کیا عمدہ وہ موت ہے جو خدمت دین میں آوے ٭

شام کی نماز کے بعد چند ایک احباب نے بیعت کی ٭

ایک نوجوان صاحب نے آکر حضرۃ اقدس سے ملاقات کی اور عرض کی کہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہو۔

تب انہوں نے ایک رویا اپنی سنائی جو کہ عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا دیکھی تھی اس میں ان کو بتلایا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ آگئے ہوئے ہیں اور وہ مرزا قادیان والے ہیں پھر اس کی تائید میں انہوں نے اور چند خوابیں دیکھی تھیں وہ بھی سنائیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ ایک دوسرے

کی تائید میں ہیں اس اثنا میں جوشیلے نوجوان یہ بھی بول اٹھے کہ جب تک میرا دل تسلی نہ پکڑے گا نہ مانوں گا اور بیعت نہ کروں گا چونکہ ان کلمات سے خدا کے انعامات واکرام کی ناقدر شناسی مترشح ہوتی تھی اس پر خدا کے برگزیدہ نے فرمایا۔

خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلا پیش آتا ہے ہماری شریعت میں طلب اسباب حرام نہیں ہے ان پر بھروسہ اور توکل ضرور حرام ہے اس لئے کوشش کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں قسم کھاتا ہے والمدبرات امرا ماسوا اس کے خدا پر توکل اور دعا کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

سعید آدمی جلد باز نہیں ہوتا اور نہ وہ خدا سے جلدبازی کرتا ہے خدا کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک امر بتدریج ہوتا ہے۔ آج تم تخم ریزی کرو تو وہ آہستہ آہستہ ایک دانہ سے ایک درخت بن جاوے گا آج اگر رحم میں نطفہ پڑے تو وہ آخر نو ماہ میں جاکر بچہ بنیگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو بیحساب بدلا دیا جاویگا۔ سنت اللہ کی اتباع انسان کو کرنی چاہیئے جب تک خدا خود رشد اور ہدایت نہ دے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا انبیاء کی صحبت میں کس کس قدر لوگ رہتے تھے مگر سب ایک وقت ایمان نہیں لائے۔ کوئی کسی وقت کوئی کسی وقت آنحضرۃ صلعم کے زمانہ میں ایک شخص تھا اس نے آپ کا مبارک زمانہ دیکھا مگر ایمان نہ لایا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا پھر بھی ایمان نہ لایا اس سے وجہ پوچھی گئی تو بتلایا کہ کچھ میرے شبہات باقی تھے اور کچھ آثار پورے ہونے والے تھے چونکہ اب وہ پورے ہوئے ہیں اس لئے اب میں ایمان لایا ہوں

لیکن یہ اس کی غلطی تھی

خدا نے مومنوں کے مختلف طبقات پیدا کئے ہیں لیکن ان میں سے وہ لوگ بہت تعریف کے قابل ہیں جو کسی راستباز کو چہرہ دیکھکر شناخت کر لیتے ہیں۔

ایمان لانے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں ایک تو وہ جو چہرہ دیکھکر ایمان لاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نشان دیکھکر مانتے ہیں۔ تیسرا ایک ارذل گروہ جب ہر طرح سے غلبہ حاصل ہوجاتا ہے اور کوئی وجہ ایمان بالغیب کی باقی نہیں رہتی تو اس وقت ایمان لاتے ہیں جیسے فرعون کہ جب غرق ہونے لگا تو اس وقت اقرار کیا۔

عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ خالی رہکر اس بات کی انتظار کرنی کہ خدا خود خبر دیوے یہ نادانی ہے۔ اب تو خود وقت ہی ایسا ہے کہ انسان خود سمجھ سکتا ہے دیکھنا چاہیئے کہ اسلام کی کیا حالت ہے کیا ظاہری اور کیا باطنی طور پر صلیبی مذہب غالب ہو گیا ہے تو کیا اب ان وعدوں کے رو سے جو کہ قرآن میں ہیں یہ وقت نہ تھا کہ خدا اپنے دین کی مدد کرتا۔ اس کے علاوہ مدعی اور اس کے دعوے کے دلائل کو دیکھے اور غور کرے۔ جو بیاہیہے وہ دور رہکر کوئی یہ کہے کہ باقی میرے منہ میں خود بخود آجاوے یہ نادانی ہے اور ایسا شخص خدا کی بے ادبی کرتا ہے۔

متقی کی تعریف اور ایمان کی فلاسفی

تقوےٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے۔ ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب کہ جو شخص تقوی اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے الم ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ و مما رزقناھم ینفقون۔ ایمان بالغیب کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا سے اڑ نہیں باندھتے بلکہ جو بات پردہ غیب میں ہو اس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان یہ خیال رکھے کہ آفتاب کی طرح ہر ایک ایمانی امر اس پر منکشف ہوجاوے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بتلاؤ کہ اس کے ثواب حاصل کرنے کا کونسا موقع ملا۔ کیا ہم اگر آفتاب کو دیکھکر کہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے تو ہم کو ثواب ملتا ہے ہر گز نہیں۔ کیوں صرف اس لئے کہ اس میں غیب کا پہلو کوئی بھی نہیں لیکن جب ملائکہ خدا اور قیامت وغیرہ پر ایمان لاتے ہیں تو ثواب ملتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ ان پر ایمان لانے میں ایک پہلو غیب کا پڑا ہوا ہے۔ ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو اور طالب حق چند قرائن صدق کے لحاظ سے ان باتوں کو مان لے۔

اور مما رزقناھم ینفقون کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ان کو عقل۔ فکر۔ فہم۔ فراست اور رزق اور مال اور وغیرہ عطا کیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں اس کے لئے صرف کرتے ہیں۔ یعنی فعل کے ساتھ بھی کوشش کرتے ہیں پس جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے سورہ فاتحہ میں بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین یاد رکھو کہ جو شخص پوری فہم اور عقل اور زور سے تلاش نہیں کرتا وہ خدا کے نزدیک ڈھونڈنے والا نہیں قرار پاتا اور اس طرح سے امتحان کرنیوالا ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

لیکن اگر وہ کوششوں کے ساتھ دعا بھی کرتا ہے اور پھر اُس سے کوئی لغزش ہوتی ہے تو خدا اُسے بچاتا ہے اور جو آسائش تن کے ساتھ دروازہ پر آتا ہے اور امتحان لیتا ہے تو خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہے۔ ابوجہل وغیرہ کو آنحضرت صلعم کی صحبت تو نصیب ہوئی اور وہ کئی دفعہ آپ کے پاس آیا بھی لیکن چونکہ آزمائش کے لئے آتا رہا اس لئے گر گیا اور اسے ایمان نصیب نہ ہوا۔

بیعت ہم پر احسان نہیں

اگر کوئی شخص بیعت کرکے یہ خیال کرتا ہے کہ ہم پر احسان کرتا ہے تو یاد رکھے کہ ہم پر کوئی احسان نہیں بلکہ یہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس نے یہ موقعہ اسکے نصیب کیا۔ سب لوگ...... ایک ہلاکت کے کنارہ پر پہونچے ہوئے تھے دین کا نام و نشان نہ تھا اور تباہ ہو رہے تھے خدا نے ان کی دستگیری کی (کہ یہ سلسلہ قائم کیا) اب جو اس فائدہ سے محروم رہتا ہے وہ بے نصیب ہے لیکن جو اس کی طرف آوے اسے چاہیئے کہ اپنی پوری کوشش کے بعد دعا سے کام لیوے جو شخص اس خیال سے آتا ہے کہ آزمائش کرے کہ فلاں سچا ہے یا جھوٹا وہ ہمیشہ محروم رہتا ہے آدم سے لیکر اس وقت تک کوئی ایسی نظیر نہ پیش کر سکو گے کہ فلاں شخص فلاں نبی کے پاس آزمائش کے لئے آیا اور پھر اُسے ایمان نصیب ہوا ہو۔ پس چاہیئے کہ خدا کے آگے رووے اور راتوں کو اٹھ اٹھکر گریہ وزاری کرے کہ خدا اُسے حق دکھا دے۔ وقت خود ایک نشان ہے اور وہ بتلا رہا ہے کہ اس وقت ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اب وقت آزمائش اور امتحان کا ہرگز نہیں ہے اگر کوئی نہیں مانتا تو بتلائے کہ ہمارا کیا بگاڑتا ہے مکہ میں اگر صدہا آدمی انکار کرکے تباہ ہوئے تو بتلاؤ کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا بگاڑ لیا ایک مرتد ہوتا سو خدا سو اور لے آتا۔ کیا یہ غور کی بات نہیں کہ اگر ہمارا کارخانہ خدائی نہ ہوتا تو یہ آج تک کب کا تباہ ہوجاتا۔ ایک وہ وقت تھا کہ میں اکیلا پھرتا تھا اور اب وہ وقت ہے کہ دو لاکھ سے زیادہ آدمی میرے ساتھ ہیں۔ آج سے ۲۲-۲۳ برس بیشتر اس نے بتلایا جو کہ براہین میں درج ہے کہ میں تجھے

قرائن مرجحہ کو دیکھے نہ یہ چاہے کہ سب کچھ انکشاف ہو جاوے تو پھر اُسے ثواب کس بات کا۔ وہ تو ایمان ہی نہیں ہے جس میں پردہ نہیں ہے اس لئے خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ نشانوں کو دیکھکر ایمان لاتے ہیں ان کا ایمان نفع نہ دیگا۔ انسان کو چاہیئے کہ زمانہ کی ضرورت کیا تقاضا کرتی ہے وہ ایک مصلح کو چاہتی ہے کہ نہیں۔ پھر ان دعووں پر نظر ڈالے جو نصرت اور تائید کے خدا نے ہم سے قبل

قادیان مین ڈاک کی سہولت

احمدی احباب کو یہ امر سنکر ضرور خوشی ہوگی کہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء سے محکمہ ڈاک کا انتظام خاص قادیان کے لئے تبدیل کیا گیا ہے اس سے پیشتر یہ دستور تہا کہ جو چیٹھی آج صبح ڈاک خانہ مین ڈالی جاوے وہ دوسری دن شام کو لاہور مین تقسیم ہوتی تھی اور ۹ بجے صبح کو صرف ایک دفعہ ڈاک جاتی تھی اور جو خط آج آئے تھے ان کا جواب تیسرے دن لوگون کو ملتا تہا یہ بھی اس حالت مین کہ ۹ بجے سے پیشتر خط ڈاک مین پڑجاوے باہر کی آئی ہوئی ڈاک ۲ بجے تقسیم ہوتی تھی۔

مگر اب شروع جنوری سے یہ انتظام ہوا ہے کہ ہر روز صبح کو ۸ بجے باہر کی ڈاک قادیان مین پہونچ جاوے اور ہر روز ۳ بجے شام کو قادیان سے روانہ ہووے۔ اس طرح آج کی وصول شدہ ڈاک کا جواب گویا دوسرے دن یعنی کل لوگون کو ملجایا کریگا ✤

ڈاک کے اس انتظام کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب کی خدمات واقعی قابل قدر ہین جنہون نے متواتر حکام کو اس کی طرف توجہ دلائی ✤

خدا تعالےٰ جب ایک ویران جگہ کو آباد کرنا چاہتا ہے اور اس کی رحمت وہان کے خاص بندون سے شامل حال ہوتی ہے تو وہ خود اس کے سامان مہیا کرتا ہے۔ ایک وہ وقت تہا کہ شاذ و نادر لوگ قادیان کے نام سے واقف تھے اور اب ایک وہ وقت ہے کہ کل یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا کی آنکھین اس کی طرف لگی ہوئی ہین۔ بچہ بچہ پنجاب کا اس کے نام سے واقف ہے اور دن بدن مطبون اور رسالون اور اخبارون کی کثرت ہوتی جاتی ہے ہم امید کرتے ہین کہ جیسے محکمہ ڈاک نے ڈاک کی آمد و رفت کی اصلاح کی ہے ویسے ہی دوسرے حکام بورڈ وغیرہ بھی اس کی صفائی اور کوچہ بندی وغیرہ کی طرف متوجہ ہون گے۔ اور وہ سڑک کا ٹکڑا جو قادیان کی طرف آتا ہے اور نہایت خطرناک حالت مین ہے اس کی طرف خاص توجہ مبذول فرمادین گے ✤

مولوی عبد اللطیف صاحب شہید

اور

پیسہ اخبار

بریں عقل و دانش بباید گریست

ناظرین پر یہ واضح ہے کہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر منجملہ ان ٹھیکہ دارون کے ہے جنہون نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے قلم سے خواہ کوئی ہی بات کیسی حق و حکمت کی نکلے۔ مگر جب تک یہ اس پر اپنی نیش زنی نہ کرے اسے چین نہین آتا۔ خدا معلوم یہ مرض اسے کہان سے لگ گیا۔ کرزن گزٹ اور بعض دوسرے اخبارات کی تحریرین واقعی درست معلوم ہوتی ہین کہ محبوب عالم صاحب کچھ عرصہ عیسائی بھی رہ چکے ہین اور میری رائے ..... یہ ہے کہ یہ مرض ان کو اسی زمانہ کا لاحق ہوا ہوا ہے کیونکہ انسان کو خدا ماننے والون کے دماغون کو جب کبھی پرکھا گیا ہے تو ان مین یہ نقص ضرور پایا گیا ہے کہ حق اور حکمت کی موٹی سی موٹی بات بھی ان کی سمجھ مین نہین آیا کرتی با وجود دیکھنے کے نہین دیکھتے اور سننے کے نہین سنتے خدا تعالیٰ اس بیچارے پر رحم کرے اور ان مرضون سے نجات دے۔ ہماری رائے مین اس خلل دماغ کا علاج اسے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے شربت سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے اسی امر کا تقاضا کیا ہے کہ مسیحی قوم جو موسوی مسیح کی تعلیم سے گم گشتہ ہوئی ہے وہ پھر مسیح موعود ؑ کی تعلیم سے راہ راست پر آوے۔ پس محبوب عالم صاحب کو بھی چاہیئے کہ جو زخم ان کو عیسوین کا مذہب اختیار کرنے سے لگا ہے اور جو صدمہ ان کے دماغ کو پہونچا ہے اس کا علاج بھی حضرۃ مسیح موعود سے ہی کرا دین کیا عجب ہے کہ خدا تعالےٰ شفا عطا کرے ✤

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دنون ایک تصنیف حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی واقعہ شہادت کی نسبت تصنیف فرمائی ہے اور اشاعت اور تبلیغ کی نیت سے ہم نے اس کا ضروری حصہ اخبار البدر مین درج کیا تہا اس کے حوالے سے ایڈیٹر پیسہ اخبار نے اپنی عادت کے موافق ایک نیش زن ریمارک کیا ہے جس پر یہ مثل بالکل صادق آتی ہے کہ آسمان کا تھوکا منہ پر آوے۔ ایڈیٹر صاحب کے استنباط اور تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید مرحوم کی واقعہ موت کی نسبت حضرت اقدس نے جو لفظ شہادت اور نیز خود ان کی نسبت لفظ شہزادہ وغیرہ کا استعمال کیا ہے وہ ان کو زہر مین ایک بجھے ہوئے تیر کی طرح لگا ہے چنانچہ شہادۃ کی نسبت وہ کہتا ہے۔

وہ کہ اس سے امیر صاحب کی بیجا انصاف پژدہی ثابت ہوتی ہے کہ انہون نے انکی مرتبہ جان بچانے کی کوشش کی اور اگر ملا عبد اللطیف نے ایک دفعہ بھی علمائے کابل کو یہ باور کرنے کا موقعہ دیا کہ وہ اسلام کے طریقہ سے منحرف ہے تو انہون نے سلطنت کے مذہب کے احکام کے مطابق اسے سنگسار کرنا ضروری سمجھا ✤

باقی کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱ جلد ۳ ۱۹۰۴ء)

تذکرۃ الشہادتین

فی بیان ذبح الشاتین

یہ ایک عجیب و غریب رسالہ ہے جو کہ فاضل امروہی حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کی قلم سے نکلا ہے اس مین آپنے قرآن کریم سے شہید مرحوم شہزادہ عبد اللطیف صاحب کی بیعت حضرت مسیح موعود سے اور واقعہ شہادۃ کو بڑے دلائل سے ثابت کرکے دکھلایا ہے اور بالکل ایک نئی طرز سے تمام اہل اسلام اور والیان افغانستان پر اتمام حجت کیا ہے۔ چھوٹی تقطیع پر جو انا لہ اوہام اول ایڈیشن کی ہے چھپ رہا ہے قیمت بلحاظ حجم دو آنہ یا اس سے کم ہوگی۔ جو لوگ تبلیغ اور اتمام حجت کے لئے .... زیادہ جلدین خریدین گے ان کو خاص رعایت دی جاوے گی ✤

درخواستین بہت جلد بنام مینیجر البدر آنی چاہئین

مینیجر

کسر صلیب

یسوع کے پجاریوں کا ایک نیا دجل

آجکل کے پادریوں کے ہتھکنڈوں پر جس قدر نظر ڈالی جاتی ہے تو اسی قدر قرآن کریم کی صداقت کھلتی ہے کہ اس نے ان کا نام ضالین رکھنے میں کس قدر اعجاز رکھا ہے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی واقعہ صلیب کے کچھ عرصے کے بعد ہی ان لوگوں نے چالبازیوں سے کام لینا شروع کیا۔ انجیل کو محرف و مبدل کیا حضرۃ مسیح کے بجائے یسوع نامی ایک فرضی نام مقرر کر کے اُسے آسمان پر بٹھا دیا اور صراط مستقیم سے جو ان کا قدم ھٹکا تو اس کے بعد پھر کہیں نہ جما اور جھوٹ پر جھوٹ اور افترا پر افترا ان کے باءین ہاتھ کا ایک کرتب ہو گیا یہ ایک قانون قدرت ہے کہ جب انسان یا کوئی قوم ایک معصیت کی مرتکب ہوتی ہے اور اس کے دل میں اس سے باز آنیکا ارادہ نہیں ہوتا تو پھر وہ اسی معصیت کے دلدل میں دن بدن دھنستا چلا جاتا ہے اور جب تک اس کا سچا رجوع نہ ہو خدا تعالیٰ اسے اس میں سے نکلنے کی توفیق نہیں دیتا۔ اسیطرح چونکہ ان لوگوں نے جھوٹ اور دھوکہ دہی کو اپنا حال اور قال بنا لیا ہے اور اسکو چھوڑنا پالیسی کے برخلاف سمجھا۔ اس لئے خدا تعالے نے ان کو چشم بینا اور ذہن رسا عطا نہ کیا حتی کہ آج اس پر دو ہزار برس کے قریب ہو چلے ہیں اور ان کی اس حالت کے لحاظ سے ان کا نام ضالین رکھا گیا اور ان کی کرتوتوں کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دجال کے نام سے یاد کیا ان دنوں میں جب کہ حضرت مسیح کی موت دلائل بینات سے ثابت ہو گئی حتی کہ آپکی قبر کا پتہ بھی کشمیر میں ملگیا تو اب اپنے فرضی خدا کو مردہ پاکر پادری صاحبان کو یہ دجل سوجھا ہے کہ عوام الناس کو دھوکہ دیکر اس کی واہمہ زندگی کا خیال پھر اور نہیں تو چند دنوں کے واسطے ہی دماغوں میں جمایا دیا جاوے چنانچہ پادری وائٹ برنجٹ صاحب جو لاہور میں ریورنڈ یعنی مقدس کے نام سے موسوم ہیں۔ قبر مسیح کے متعلق ان کی کچھ عرصے سے تحریریں آئی تھیں۔۔۔۔ ایک یسوعی اخبار میں نکلتی ہیں جن کا دندان شکن جواب "قادیان سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رکن اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سچے اور مخلص خادم عالیجناب ماسٹر شیر علی صاحب کی طرف سے شائع ہوتے" رہے اب جب کہ پادری صاحب نے دیکھا کہ براہین ساطعہ اور حجج نیرہ کے آگے کوئی پیش نہیں چل سکتی تو اپنے موروثی دجل کی ایک نئی چال چلے ہیں اور قبر کی تحقیقات کے متعلق لکھتے ہیں "کہ قبر پر جو لوگ موجود تھے وہ یوز آسف کے لفظ پر اڑتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ لفظ ان کے لئے بناہوا اور کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا صاحب کے مریدوں نے آکر یہ نام ان لوگوں کے دلپر بٹھا دیا ہے ما اس کے ثبوت میں پادری صاحب یہ لکھنا شاید بھول گئے ہیں کہ اس نئے نام کے ورد کروانے کے لئے آیا کچھ نہ کچھ لالچ بھی دیا گیا تھا کہ نہیں۔ یا وہ لوگ چونکہ مرزا صاحب کے مرید تھے اس لئے انہوں نے اپنی پرانی یادداشت اور مروجہ نام کو اپنے پیر کی خاطر ترک کر دیا۔ پھر پادری صاحب لکھتے ہیں کہ قبر کے متعلق جو نام پڑوسی بہت جلدی سے بیان کرتے تھے وہ سید نصیر الدین کا نام ہے لیکن ساتھ ہی دبی زبان سے یہ الفاظ بھی ان کی قلم سے نکل گئے ہیں کہ میں ان کی شہادۃ بالکل یقینی خیال نہیں کرتا لیکن چونکہ ان الفاظ سے دجل میں نقص رہتا ہے پھر لکھتے ہیں کہ میری رائے میں اغلباً اس مدفون ولی کا نام سید نصیر الدین ہے اور اس نام کو میں اختیار کرتا ہوں۔

پادری صاحب۔ شرم شرم۔ شرم۔ بھلا یہ بھی کوئی استدلال ہے اور پھر اس استدلال کے مقابل جو کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکے اصحاب نے تواریخ کے حوالے سے دیا ہے کیا انہوں نے صرف اپنی اغلب رائے پر ہی اسے مسیح کی قبر یقین کیا ہے تاکہ ایسے شواہد عقلی اور نقلی بہم پہونچائے ہیں جس سے کسی عاقل کو انکار نہیں سجز ان کمزور دماغوں کے جو انسان کو خدا تسلیم کرتے ہیں ✦

یہ دجل ہے جسے اس وقت پادریوں نے گھڑا ہے جس سے عوام الناس کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ لیکن ایسے وقت میں جب کہ حق کا نقارہ بج رہا ہے اور الحق مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آکر الباطل دجل نصاری کو پاش پاش کر دیا ہے اس کی کیا بنیاد ہے کہ قائم رہ سکے ہاں یہ ضرور ہے کہ کچھ دن کے لئے پادری صاحب ضرور خوش ہو گئے ہوں گے۔ اس دجل کی حقیقت یہ ہے جیسے ایک چھٹی کے ذریعہ سے عالی جناب شیر علی صاحب نے ریویو میں کھولا ہے کہ حضرۃ مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کے اندر اصل میں دو قبریں ہیں ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی بیان کی جاتی ہے لیکن پادری صاحب نے عوام الناس کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ ذکر نہیں کیا کہ وہاں دو قبریں ہیں اور صرف دھوکہ دینے کو یہ دکھانا چاہا ہے کہ وہاں ایک ہی قبر ہے حالانکہ ابھی ایک سابقہ چھٹی میں تحریر کر چکے ہیں "کہ اس مقبرہ میں دو قبریں ہیں ایک بڑی اور دوسری چھوٹی اور ایک بڈھے شخص نے جو وہاں کا متولی تھا بیان کیا کہ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی جو اس جگہ کا ایک پیر تھا جسکو مرے ہوئے دو سو برس ہوئے" پادری صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ مقبرہ ضرور نبی یوز آسف کے نام سے ہی ابتدا سے مشہور ہونا چاہئے کیونکہ بڑی قبر میت کی عظمت اور شان پر دلالت کرتا ہے اور نیز وہ پہلی قبر ہے جو کہ اس مقبرہ میں تعمیر ہوئی اور اس کے نام سے یہ مشہور ہوا۔ پادری صاحب نے اپنی چھٹی میں صرف یہی ترک دیانت نہیں کیا۔ بلکہ اور بھی بہت کچھ کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اہل سری نگر کو یوز آسف کے نام کا کوئی علم نہ تھا۔ ہمیں پادری صاحب پر کمال افسوس ہے کہ انہوں نے دوسری چھٹی شائع کر کے ناحق اپنی قلعی کھلوائی اور یہ یاد نہ رکھا کہ اول کیا شائع کر چکے تھے ✦

وی پی کی اطلاع

جن صاحبوں کا سال ۳۱ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ختم ہوتا ہے ان کے نام ۶ جنوری کا اخبار وی پی کیا جاوے گا جو صاحب قیمت بذریعہ منی آرڈر یا خود قادیان میں آکر ادا کرنا چاہیں وہ ۵ جنوری سے پہلے اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے ✦

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسدس دعائیہ

درمدحت اعلیحضرت مرشدنا وامامنا جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از

حکیم سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وایڈیٹر وپروپرائٹر اخبار اظہار الحق ورسالہ صبح صادق وسالق میونسپل کمشنر اٹاوہ

یکے از غلامان مسیح موعود

مسلمانوں کے حق میں عین رحمت ہے تو اے احمد
بہار گلشن قومی نُصرت ہے تو اے احمد
کلید گنج دانائے وحکمت ہے تو اے احمد
خدائے پاک کی اک خاص قدرت ہے تو اے احمد
بھلا پھر کیوں نہ حرف بخش تیرے ساز ساماں ہوں
بجا ہے تجھ پہ گر ہم اپنی جان ودل سے قرباں ہوں

ہمارا فرض ہے تجھکو اپنا پیشوا سمجھیں
یقیں ہم مقتدی اور تجھکو اپنا مقتدا سمجھیں
جو منزل دین کی ہے اس کا تجھکو رہنما سمجھیں
غرض ہم قوم کی کشتی کا تجھکو ناخدا سمجھیں
لگائیں زور سب ملکر کہ بیڑا پار ہو اپنا
زمانہ ہو موافق اور مقدر یار ہو اپنا

کریں تیری مدد ہم ہر طرح سے زور سے زر سے
کہ پھر باران رحمت فضل وحکمت قوم پر برسے
بچیں ہم اس قدر بغض ونفاق وفتنہ وشر سے
کہ اٹھے غلغلہ دیوار اور در سے
شمیم خلق سے اپنے رب عالم کا ہو غازہ
خدا خواش ہو رسول پاک کی بھی روح ہو تازہ

فلاح قوم کی مفتاح احمد کو جو پاتا ہے
دعائیہ مسدس اس لئے صادق سناتا ہے
پرانے ایشیائی طرز میں جدت دکھاتا ہے
سخندانوں کے دل میں اک نیا سکہ بٹھاتا ہے
سنبھل کر بیٹھ جائیں اب بزرگان صفا آئین
دعا سنکر بصد اخلاص کہتے جائیں سب آمین

صادق کی اپنے لئے دعا

میری شیریں بیانی سے عیاں معجز نمائی ہو
صریر کلک گوہر سلک سے عقدہ کشائی ہو
میری زور طبیعت کی جو رفعت آزمائی ہو
براق فکر کو عرش معلی تک رسائی ہو
زبان خلق پر ہو غلغلہ میری فصاحت کا
جہاں میں شور برپا ہو مرے حسن بلاغت کا

مسیح موعود ع کے حق میں دعائے خیر

جگر اور دل جلانے کو ہوں جب تک شعلہ دو پیدا
تن بیکس ہو گل اور گل سے تا شکل سبو پیدا
جہاں میں تا ہوں نیک وبد نہیں وسفلہ خو پیدا
زمیں پر ہوں پہاڑ اور ان سے تا ہو آب جو پیدا
رخ عالم پہ تیرا مہر دولت جلوہ افگن ہو
ہما سے جاہ وصولت کا ترے سر پر نشیمن ہو

نشاط روح کی خاطر ہوں جب تک خوش گلو پیدا
مشام جان میں ہو تا گیسوئے مشکیں سے بو پیدا
زمانہ میں ہوں جب تک فتنہ گر اور صلح جو پیدا
سپہر حسن پر ہوں تا نشان ماہ رو پیدا
چراغ عدل تیرا خانۂ گیتی میں روشن ہو
ترے بازو پہ تائید خداوندی کا جوشن ہو

رہے عالم خموشی کا لب تصویر پر جب تک
فدا اہل سخن ہوں خوبی تقریر پر جب تک
رہیں جانباز عاشق جوہر شمشیر پر جب تک
گلا کشتار ہے نخچیر کا تکبیر پر جب تک
جہاں میں تیرا خورشید اقبال نور گستر ہو
ثریا سا ترے اقبال کا تابندہ اختر ہو

رہے وقوف نظم سلطنت تعزیر پر جب تک
مدار علم وفن ہو صنعت تحریر پر جب تک
ترے رایت کا پرچم زیب فرق چرخ اخضر ہو
سر بدخواہ ہو اور تیری شمشیر دو پیکر ہو

نظر کو روشنی حاصل ہو جب تک رنگ کاہی سے
رہے زینت جہاں بانی کو جب تک تاج شاہی سے
نفاق وبغض کو جب تک رہے نسبت تباہی سے
رہے جب تک حبش والوں کو ہمرنگی سیاہی سے
رہے شیر خدا کا زور اس بازوئے صفدر میں
عدو پانی نہ مانگیں آب ہو وہ تیرے خنجر میں

رہے بادہ کشوں کو شوق جب تک پر گناہی سے
رہے تا کاکل شب رنگ کو نسبت سیاہی سے
شرف کعبہ کو جب تک ہو خطاب قبلہ گاہی سے
رہے تا سلسلہ بندوں کا درگاہ الٰہی سے
رہے تو سایۂ لطف نبی وحفظ داور میں
تری ہیبت سے آئے زلزلہ گور سکندر میں

رہے پھولا پھلا جس وقت تک یہ گلشن ہستی
رہے نسل بشر تا خاکدان تیرہ پر بستی
رہے جب تک خراب عشق سے عالم میں سرمستی
رہے تا جنس ناقص کا ملوں کی راہ میں پستی
ترے اغیار مقہور وذلیل وپست ہوں ہر دم
ترے احباب صہبائے طرب سے مست ہوں ہر دم

رہیں جب تک نمایاں چرخ پر مہر ومہ واختر
رہے جب تک جنیں برق بطن ابر میں مضطر
بچھائے ماہ تا فرش زمیں پر چاندنی گھر گھر
رہیں تا رند میکش اور گردش میں رہے ساغر
سدا تجھ سے رہے یہ بارور گلشن شریعت کا
چمن تازہ ہو تیری آبیاری سے طریقت کا

رخ گل پر رہیں جب تک عنادل عاشق دشیدا
رہے مخمور جب تک چشم مست نرگس شہلا
کھلائے غنچۂ دل تا نسیم آنشۂ صہبا
رہے تا ہو گشتی اور فلک پر صورت دریا
عدو کی چشم میں خار الم حسرت کی سوزن ہو
ترو تازہ شگفتہ تیرے امیدوں کا گلشن ہو

ہرارت آب میں اور نار میں جب تک حرارت ہو
رہے تا قند شیریں اور حنظل میں مرارت ہو
جہاں میں تا متاع نیک اور بد کی تجارت ہو
فروغ سلطنت تا دہر میں رسم سفارت ہو
کرے جاری مٹائے تو اوامر اور نواہی کو
نہ ہو رونق زمانہ میں معاصی اور ملاہی کو

ثمرہ ہو تا شجر اور اسپہ اشکوں سے ثمر پیدا
نگاہ ناز سے جب تک دلوں میں ہو اثر پیدا
لبھانے کے لئے ہوں تا بتان عشوہ گر پیدا
جہاں میں نالۂ عاشق سے ہو تا شور وشر پیدا
فروغ مہر عالمتاب تیرا دوئے انور ہو
ترا قد کشیدہ رشک شمشاد صنوبر ہو

رہے تا عقل کو اسرار یزدانی میں حیرانی
کریں تا دور ظلمت کفر کی انوار فرقانی
رہیں تا اہل ایمان مصدر الہام ربانی
ادا کرتے ہیں جب تک مسلماں رسم قربانی
تری سب مشکلیں لطف خداوندی سے آساں ہوں
تری ہیبت سے دشمن بید کی مانند لرزاں ہوں

رہے تا خلق میں مشہور حسن ماہ کنعانی
بنے تا قطرہ گوہر اور گوہر میں ہو تا پانی
فصاحت ہوئے جب تک جوہر تیغ سحبانی
گہرسازی میں پائے آبرو تا ابر نیسانی
ترے ایوان عالی میں نشاط انگیز ساماں ہوں
خداوندان تخت وتاج ولشکر ترے درباں ہوں
کھلے جب تک چمن میں صورت ساغر گل لالہ

فلک پر تا قمر ہو اور ہو گرد قمر ہالہ
بنے تا ابر سے آب اور آب سرد سے ژالہ
پڑے جب تک بدن پر آگ کی تاثیر سے چھالہ
خداوند دو عالم تیرا حامی اور نگہبان ہو
سر بدخواہ ہو اور پنجۂ شیر نیستان ہو

ضمیمہ شحنۂ ہند کی ماہی پورٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱۳) بل رفعہ اللہ میں جو دہوکا لگا ہے میں حل کر دیتا ہوں ذرا غور سے سنئے نفی قتل سے نفی موت مقصود نہیں بلکہ قتل و صلب کے بغیر اور بھی کئی ذرائع موت کے ہیں۔ بل بیشک اضراب کے لئے ہے مقتولیت اور مصلوبیت جسکو ملعونیت لازم ہے وہ اور مرفوع الی اللہ ہو...آپس میں منافی ہیں نہ کہ ملعونیت اور رفع جسمانی آیا خیال شریف میں۔ نفی قتل نے یہ فائدہ دیا کہ ملعون ہونے کے الزام سے بری ہوئے۔ سب انبیاء مرفوع الی اللہ ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر خاص کر اس لئے ہے کہ ان پر تہمت ملعون ہونے کی لگائی گئی تھی یہود کی طرف سے حسب آیات توراۃ + یہ وہ رفع ہے جو وفات کے بعد پاک لوگوں کا ہوتا ہے نہ کہ رفع درجات گویا اس کو لازم ہے۔ جب ہی تو متوفیک کے بعد رافعک فرمایا نفی قتل کا منہ بیکار نہیں جاتا کا رفع روحانی کی طرف راجع نہیں بلکہ واقعہ صلیب کی طرف ہے کہ اس میں شک رکھتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے صلیب پر مر گئے۔ کوئی کہتا ہے وہ تھے ہی نہیں۔ مگر اللہ نے فیصلہ کر دیا۔ وہ دوسرے رسولوں کی طرح مرفوع الی اللہ ہوئے یعنی اپنی موت سے مرے۔ رفع کا لفظ لانے میں دو خوبیاں ہیں ایک اپنی موت سے مرنا۔ دوسرا ملعونیت کے الزام کا جواب۔ کیونکہ یہود کا اعتقاد روح الملعون لا ترفع الی السماء تھا۔ لو شئنا لرفعناہ بہا میں کونسا مضاف الیہ ہے اور یہاں رفع کے کیا معنے ہیں۔ رفع جسمانی یا روحانی بتلایئے عزیزا حکیما اس لئے لایا گیا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں ہی اسے بچا لینے پر قادر تھا نہ یہ کہ آسمان پر چڑھا لیجانے پر۔

(۱۴) تخرج الصدور الی القبور۔ سے یہ مراد نہیں کہ جو مرتا ہے اس کو مرزا صاحب مارتے ہیں۔ اس الہام میں تو صرف خبر دی گئی ہے کہ بڑے بڑے لوگ مرائیں گے۔ چنانچہ دیکھئے گولڑہ والے پیر صاحب کے والد بزرگوار فوت ہوئے۔ سیال شریف کے سجادہ نشین جو بڑے مشہور تھے فوت ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ دیکھا الہامی اخبار بالغیب کی صداقت۔

(۱۵) ثلثون دجال والی حدیث یاد ہے۔ مگر کیا عمر بھر دجال ہی ہوتے جاوینگے اور کیا اس امت کے نصیبوں میں دجال ہی ہیں مہدی کوئی نہیں +

(۱۶) اگر یہ نہیں لکھا کہ مسیح ناظم ونا شر بن کر آئیگا تو یہ بھی کہاں ..... لکھا ہے کہ اس میں یہ اوصاف نہوں گے

(۱۷) نجات خدا کے فضل اور دعا سے ہے۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ عمل صالح کی کچھ ضرورت نہیں مطلب یہ ہے کہ عمل صالح کی توفیق بھی خدا کے فضل اور دعا سے حاصل ہوتی ہے افسوس ہے کہ بات کو سمجھتے ہی نہیں اور اعتراض کرنے دوڑتے ہیں +

(۱۸) مسیح موعود کے زمانے میں عمروں کے بڑھنے پر اعتراض ہے اور اذا جاء اجلھم سنائی جاتی ہے کیا اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض نظر سے نہیں گذرا ؟

(۱۹) چندہ پر بڑا اعتراض ہے گویا ایڈیٹر صاحب کو افسوس ہے یہ سب کچھ میرے پاس نہیں آتا۔ جناب عالی کیا اگلے انبیاء علیہم السلام کے کام بغیر روپے کے یونہی چلتے رہے مما رزقناھم ینفقون اور لن تنالوا البر حتی تنفقوا۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا کے کیا معنے ہیں کیا اللہ تعالےٰ قرض کا محتاج ہے۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام نے من انصاری الی اللہ نہیں فرمایا ہو شرم کرکے اعتراض کرو +

جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت پر ..... نظر کرتے ہیں تو مومنوں کو نہ صرف اموال سے مدد کرنی پڑتی تھی بلکہ جانیں بھی نثار کرنی ضروری تھیں اور اب تو بڑی سہولت ہے کہ گھر بیٹھے وہ کام ہو رہا ہے جو تلوار کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتی۔ الفظوں کی تلواریں دلوں پر اثر کرتی ہیں۔ پس اشاعت کتب وغیرہ میں احمدی کیوں مدد نہ دیں۔ کوئی احمدی ہرگز ہرگز چندہ سے تنگ نہیں آیا بلکہ ان میں سے ہر ایک میں اس قدر جوش عقیدت ہے کہ اپنا سارا مال راہ خدا میں صرف کر دینے کو طیار ہے۔

(۲۰) یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات پر نظر نہیں جو اچھے اچھے کھانوں پر اعتراض کرتے ہو گو یہ بھی ایک افترا ہے مگر خیر اگر ایسا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۲۱) بار بار کہتے ہو کہ مسیح موعود باہر کیوں نہیں نکلتے میں پوچھتا ہوں کہ آپ کتنی دفعہ مدینہ سے باہر نکلے اور کیا وجہ ہے کہ ہم آپ کی اس نشست کو بزدلی پر محمول نہ کریں۔ کیا یونہی باہر گھومتے پھریں۔ بندہ خدا کوئی کام ہو۔ تو کہیں جائیں۔ جب دور دور کے امصار مثل کابل و مصر وغیرہ میں بذریعہ کتب تبلیغ ہو رہی ہے تو خود جانے سے کیا فائدہ۔ کابل میں جو اشاعت کا سبب اللہ نے پیدا کر دیا ہے وہ کبھی کسی دوسری طرح سے ممکن نہ تھا۔ مولانا عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے اپنے خون سے صحیفۂ فطرت پر لکھدیا۔ کہ ایمان اسے کہتے ہیں اور سچائی پر جان دینا اسے۔ اور حاکم وقت کی تابعداری ایسی کہ اف تک نہیں کی نہ کوئی سلطنت کا خیال تھا۔ صرف ایمان ہی ایمان اور نہ کسیکو مرنے سے پہلے مارا ہے پس صرف خود ہی شہید ہوکر ہیں حقیقی مظلوم اسے ہی کہتے ہیں نہ یہ کہ شہید شہید ہونے تک تو بھی دو دشمن سو مار جاوے اعتراض کرتے ہو کہ حضرت اقدس کو پہلے کیوں خبر نہ ہوئی میں کہتا ہوں کیا ہر ایک واقعہ کی پیشتر خبر ضروری کا چاہیئے اس سوال کا جواب دو کہ امام حسین علیہ السلام کو اپنے شہید ہونے کا حال معلوم تھا یا نہیں اگر تھا تو لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کے کیا معنے۔ اگر نہیں تو اس کا جواب آپکے ذمے۔ اس پر بھی ہم آپ کو جلد بتا سکیں گے کہ اس واقعہ کی خبر پیش از وقت ہو گئی تھی

(۲۲) بعض مرزائیوں کی فسخ بیعت پر اعتراض ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا اور انبیاء کو لوگ مانکر منکر نہ ہوتے تھے کیا ارتداد العرب بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ کیا خاص کاتب وحی کا واقعہ یاد نہیں رہا۔ کیا اس آیت کی شان نزول سے بے خبر ہو جس میں آیا ہے کہ جو لوگ ایمان لاکر پھر انکار کرتے ہیں اور پھر ایمان لاتے ہیں اور پھر انکار ان کو اللہ نہیں بخشیگا کیا عیسیٰ ؑ کو چند درم لیکر پکڑانے والا خاص حواری نہ تھا کیا اسلام سے کئی اشخاص نکل نہیں جاتے ان واقعات کو یاد کرکے اپنے الفاظ پڑھو۔ کوئی بات تو مکادرین میں ایسی دکھنا ہے جو معاہدہ فسخ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ "فسخ بیعت کرنے والے کا نام کیوں نہیں چھپتا"۔ اس کی کیا ضرورت ہے اچھا آپ بتا دیجئے آپکے ضمیمہ میں بیعت کرنے والوں کا نام کیوں نہیں چھپتا اجی یہ تو در فیضان ہے جس کا جی چاہے آوے اور جس کا جی چاہے جائے دوسرا شاذ و نادر واقع ہے مذکور ذرہ آپکے ضمیمہ نے مرید گھٹائے نہیں بلکہ بڑھائے جس وقت جاری کیا تھا اس وقت کتنے تھے اور اب کتنے ہیں پردہ کوئی احمدی منکر نہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ کئی علماء حضرت مرزا صاحب کو مان چکے ہیں مگر بوجہ دنیاداری ظاہر نہیں کرتے

(۲۳) آپ جانانہ فاتحہ پڑھنے سے غیر مقلدین بتلاتے۔ بلکہ چونکہ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حکم ہو کر آئے ہیں۔ اس لئے مختلف فرقوں کی سچائیاں جمع کرتے جاتے ہیں

(۲۴) اہل اللہ کو بری حالتیں دکھنا اپنی حالت کی نمائش ہوتی ہے سمجھے آپ +

چیدہ خبرین

روس نے اپنے فوجی افسرون مین اردو زبان کی تعلیم بڑے زور شور سے شروع کردی ہے اور یہ کارروائی ۱۹۰۱ء سے جاری ہے۔ جسے آج تک ۲ سال ہو چلے ہین۔ اردو مین افسر لوگ تقریرین کرتے ہین۔ بخلاف اسکے مقابلہ مین پائونیر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ انگریزی فوجی افسرون کی کائنات صرف دو تین لفظ ہین۔ اِدھر آؤ۔ جلدی آؤ۔ برانڈی لاؤ

عجیب مقدمہ علی پور ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں آجکل ایک مقدمہ دائر ہے۔ اور اُس مین ایک مزیدار قانونی نکتہ ہے۔ جو غالباً آپنی وضع مین ذی نظیر ہے۔ ایک بنگالی بابو جیٹر جی نے ایک مقدمہ کی اپیل دائر کی۔ جو بنارانی فیصلہ سب جج تھی۔ اس مقدمہ مین کورٹ فیس سٹامپ ۲۰ روپے کا لگانا تھا۔ لیکن اپیلانٹ نے صرف دس روپیہ کا لگایا تھا۔ سپاہی اداے کرنے کیوقت کسی کو خیال نہ آیا۔ لیکن جب مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ تو سررشتہ دار عدالت کو غلطی معلوم ہوئی۔ اسنے عدالت سے یہ حکم لکھایا۔ کہ اپیلانٹ باقیماندہ روپیہ داخل کرے مگر اپیلانٹ کو اعتراض ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اگر اسٹامپ کم لگایا گیا تھا۔ تو عدالت کو اُسیوقت کہنا لازم تھا۔ مین سو روپیہ کا اسٹامپ لگا کر اپیل کرنا کبھی گوارا نہ کرتا۔ نیز جب فیصلہ ہو گیا ہے تو جج صاحب مجاز نہیں ہین۔ کہ مجھ سے روپیہ طلب کرین۔ سرکاری وکیل بھی متفق ہے۔ وہ کہتا ہے کہ گو روپیہ وصول ہونا چاہئے۔ لیکن کوئی نظیر یا قانون ایسا نہیں ہے جس کی رو سے وصولیابی روپیہ کا حکم عدالت دے سکے۔ جج صاحب نے گو ابھی قطعی فیصلہ اس بارے مین نہین دیا تاہم قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ سررشتہ دار کو ہی بھرنا پڑیگا

اندھے بچونکی تعلیم مسیح موعود کا زمانہ ایک ایسا زمانہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ جسمین ہر ایک قسم کے علوم وفنون کی ترقی ہوگی۔ اور یہ بھی آپکے نشانات مین سے ایک نشان ہے۔ یورپ مین اندھے بچونکی تعلیم کے مدارس قائم کئے گئے تھے۔ اب اُسکی تقلید مین بمبئی میں بھی ایک مدرسہ قائم ہوا ہے جسمین نابینا بچونکو صنعتی اور نوشت وخواند کی تعلیم دیجاتی ہے یہ مدرسہ دو لاکھ روپیہ سے جو کہ پبلک چندہ قائم کیا گیا ہے۔ تعجب ہے کہ اسمین مسلمان لڑکا ایک بھی نہیں ہے منصوبی مغلوبیہ قوم کا یہی حال ہوا کرتا ہے

ایران اور وایسرائے ہند وایسرائے ہند نے جو دورہ خلیج فارس کا کیا ہے اُسکی نسبت بعض لوگون کا خیال ہے کہ اسمین حسب منشاء وایسرائے کو کامیابی نہیں ہوتی۔ بنگالی اخبار کا بیان ہے کہ دو شاہ ایران اس انگریزی دورے کی خبر سے نہ صرف ہراسان ہی ہوئے تھے۔ بلکہ تجارت وبرتاؤ مین انہون نے اپنی افسرون کو ایسے احکام صادر کر دیئے جن کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ حضور وایسرائے کیساتھ مناسب عزت سے پیش نہ آئین اس بے مہری پر لارڈ کرزن نے یہانتک برا مانا۔ کہ بندر بوشہر پر اُترنا بھی گوارا نہ کیا۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اب شاہ ایران اور لارڈ کرزن کا آئینہ دل ایکدوسرے کیطرف سے مکدر ہو جاویگا" یا بالفاظ دیگر ہندوستان اور ایران کے تعلقات مین بدمزگی واقع ہوگی۔ اخبار انگلشمین یہان کلکتہ مین بیٹھا ہوا شاہ ایران کو صلاح دیتا ہے۔ کہ آپ معافی مانگ لین۔ اور پھر دھمکاتا ہے۔ کہ اگر لارڈ کرزن کے بجائے کسی روسی عالیجاہ افسر سے ایسی بدتہذیبی کیجاتی۔ تو آپ مزہ دیکھ لیتے۔ وغیرہ وغیرہ

طاعون ورد ہامین ۵ سال کے بعد پھر چند ہفتہ سے نمودار ہوئی ہے ضلع اور شہر الہ آباد (یو پی) و سیالکوٹ مین بہت تمام پھیل رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ضلع گجرات مین بالکل نہیں ہے۔ لاہور مین ایک کیس ۱۳ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ہوا مگر وہ باہر کا آدمی تھا۔ گو جبرانوالہ مین اسکا بہت زور شور ہے

لودیانہ لودیانہ مین ۲۵ ہزار روپیہ کی چوری ہوئی چور گرفتار ہو گیا۔ ۱۱ ہزار برآمد ہوا ہے

۱۲ جنوری آئندہ کو ہندکے تمام انگریز لاٹ پادریون کا ایک جلسہ ہوگا۔ اور ۲۵ جنوری تک رہیگا کلکتہ کے لاٹ پادری صدر نشین ہونگے

ڈیرہ اسمٰعیل خان کی تمام ضلع مین بخار کا زور ہے اور لوگ الامان الامان پکار رہے ہین

تناسخ خودکشی کا محرک ہے ایک کمپونڈر نے جو کہ ہندو مذہب کا تھا (غالباً آریہ ہوگا) ایک اونس سنکھیا پی کر خودکشی کی بستر پر ایک رقعہ ملا۔ کہ مجھے اس جنم مین عبادت کرنیکا موقعہ نہین ملا ہے۔ اسی ندامت سے خودکشی کرتا ہون کہ آئندہ جنم مین عبادت کرکے اس غفلت کی تلافی کرسکون متوفی کو یہ خیال نہ رہا۔ کہ اگر آئندہ جنم مین کتا۔ سور۔ یا بلی بن گیا۔ تو پھر کیا کریگا۔ اور اگر عورت بن کر کسی ایسے کے پالے پڑا۔ کہ وہ ۱۱ مردون تک اُس سے نیوگ کراوے۔ تو پھر اُسکی کیا پیش چلے گی۔ اور پھر جی پچھتائینگے

ایک عجیب وغریب سانپ ایک ایسا خوفناک سانپ دریافت ہوا ہے۔ جو اپنے ہم جنس سانپونکا دشمن مگر آدمی کا دوست ہے یہ جنوبی افریقہ مین پایا جاتا ہے۔ جو پانچ فٹ سے آٹھ فٹ تک لمبا ہوتا ہے اور آدمی کی انگوٹھی سے زیادہ موٹا نہیں ہوتا۔ اُس کا ہر ایک جوڑ اور ہڈی قدرتی طور پر نہایت مضبوط بنائی گئی ہے اور دنیا مین کوئی سانپ بھی خواہ وہ کیسا ہی مضبوط ہو اسکے حملہ کی تاب نہیں لا سکتا۔ عجیب بات ہے۔ کہ جو بڑے سے بڑا اژدہا آج تک پایا گیا ہے۔ اُس کو یہ سانپ پانچ منٹ کے اندر مار سکتا ہے اپنے ہم جنسون کیلئے جیسا خطرناک یہ زہریلا جانور ہے۔ ایسا ہی انسان کیساتھ دوستانہ برتاؤ کرتا ہے۔ کیونکہ آجتک کوئی انسان اسکے ہاتھون ہلاک نہیں ہوا۔

روسیہ کی تخت کا ایک مدعی روسیہ کے تخت کا ایک مدعی حال مین پیدا ہوا ہے۔ اسکا دعویٰ ہے کہ اصل مستحق مین ہون اسکا نام سہرا ہے اور گرانڈ ڈیوک جارج سابق زار روسیہ کا اپنے کو بیٹا بتاتا ہے۔ جس نے ۱۹۰۳ء مین پرنسس نکاح کیا جو کاکیشس کے ایک رئیس کی بیٹی تھی جسکو دی گرانڈ ڈیوک نے اپنی تندرستی خراب ہونے کے باعث عمر کا آخری حصہ ... مین گزارا۔ اور وہان وہ اس لیڈی سے ملا تھا جسکو ... کی بیوہ بتایا جاتا ہے۔ اسکے ... بچے ہین جنمین سب سے بڑا لڑکا یہی سہرا ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

حضرت اقدس مع اہل وعیال کے الحمدللہ خیریت سے ہین مولوی صاحبان بھی بفضل خدا اپنے اپنے خدمات دینی مین مستعدی سے مصروف مین اور تندرست ہین

بابو غلام غوث صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ یوگنڈا ریلوے (افریقہ) التکتاب الدار احمدیہ کی خاطر چند ماہ کیلئے معہ اہل خانہ قادیان مین آکر رہے ہین۔ خداوند تعالیٰ ہمارے کل افریقی بھائیون کو ایسی توفیق عطا کرے + آمین ثم آمین

قادیان مین عید بروز دوشنبہ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ہوئی نماز عید بڑی مسجد اقصیٰ مین ادا کی گئی۔ حضرۃ مولوی صاحب نے نماز پڑھائی اور اسکے بعد ایک لطیف خطبہ پڑھا۔ جسپر عمل درآمد کی توفیق ہم اپنی اور دیگر تمام برادران کیواسطے اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہین۔ آمین۔ خطبہ انشاءاللہ البدر کے اوراق مین درج ہوگا

قاضی غلام حسین صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ حصار ایک ماہ کی رخصت پر قادیان آئے ہین۔ آپکی طبیعت علیل ہے حد استفادہ

ترک اسلام ترک اسلام کا رد قریباً ۳۰۰ صفحہ کی چھپ گیا ہے۔ اسکا حجم غالباً ۳۰۰ اور ۴۰۰ صفحہ کے درمیان ہوگا۔ چونکہ عام سوال اسکی تصنیف کی نسبت آتے ہین۔ اس لئے عام اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ جسوقت چھپ چکے گا شائع کیا جاویگا اور اُسکے متعلق کل درخواستین بنام حکیم فضل دین